گروپ لیڈر: اگلے کے لئے یہ تیاری گروپ کے رکن کو تحریری طور پر دیں یا ان کو اس کی نقل کرنے کے لئے دیں۔

1- **عہد:** شاگرد بنانے کا عہد کریں۔
کسی دوسرے شخص یا لوگوں کی جماعت کے ساتھ مل کر عہد نامے پر دستخط کریں اور اس کی نقل بنا کر اپنے پاس رکھیں۔

2- **خدا کے ساتھ شخصی وقت:** پیدائش 1-3 باب کے نصف سے ہر روز خدا کے ساتھ وقت گذاریں۔
اس تحریر کی نشانی کا طریقہ استعمال کریں۔ نوٹس بنائیں۔

3- **یاددہانی:** ہفتے میں نئی زندگی (1-5) سلسلہ پر نظر ثانی کریں۔ بائبل کی پچھلی یاد کی ہوئی آیات میں سے ہر روز 5 پر نظر ثانی کریں۔

4- اس ہفتہ کسی خاص شخص یا چیز کے لئے دعا کریں اور دیکھیں کہ خدا کیا کر رہا ہے۔

5- شاگرد بنانے کے متعلق اپنی نوٹ بک میں یہ اندراج کریں۔ خدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت کے نوٹس یاددہانی کے نوٹس بائبل سٹڈی نوٹس اور اس تیاری کو شامل کریں۔

[redacted]

یہ اضافی مطالعہ خدا اور اس کے بیٹے کی ذات کے متعلق کچھ مزید دیکھنے میں مدد کرنا چاہتا ہے۔

پڑھیں۔ ہر نکتہ میں دی ہوئی بائبل کی آیات کو پڑھیں۔

مسیحی کسی اور خدا کو نہیں مانتے صرف اس خدا پر ایمان رکھتے ہیں جس نے اپنے آپ کو بائبل مقدس میں ظاہر کیا۔ مسیحی ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں جس کا مطلب ہے جانے الٰہی فطرت والی ایک الٰہی ذات پر جو اپنے آپ کو انسان پر ظاہر کرتی ہے (عبرانیوں 1:2)۔ خدا اپنی مخلوق، اپنے لوگوں اور جو کچھ تاریخ میں اس کے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے اس سے علیحدہ نہیں رہا۔ اس نے اپنے آپ کو اپنی مخلوق اور انسانی تاریخ میں ظاہر کیا۔

1- خدا کی ذات ناقابل اندازہ ہے۔

خدا جس نے اپنے آپ کو بائبل مقدس میں ظاہر کیا وہ ہر شخص اور ہر چیز سے بلند ہے۔ وہ بالاتر اور عظیم الشان ہے۔
خدا جس نے اپنے آپ کو بائبل مقدس میں ظاہر کیا وہ روح ہے (انسان کی طرح "جسم" نہیں) اور اسلئے موجود ہر جگہ وجود عالم مطلق (سب کچھ جاننے والا) اور قادر مطلق (ساری قدرت والا) ہے۔

الف۔ بائبل مقدس کا خدا ناقابل اندازہ ہے اور اس لئے ناقابل بیان ہے۔

خدا جس نے اپنے آپ کو بائبل مقدس میں ظاہر کیا وہ ناقابل اندازہ ہے (ایوب 11:7-8؛ الف: 18؛ 1 تیمتھیس 6:15-16)۔ کوئی مذہبی فلسفی یا سائنس دان شخص خدا کی ذات کو نہ جان سکتا نہ بیان کر سکتا ہے۔ ہم لوگ خدا کے خود کئے انکشاف کے بغیر کبھی نہیں جان سکتے کہ خدا ایک ہے اور ہم اس کی ذات کے متعلق بھی کچھ نہیں جان سکتے۔

ہمیں خدا چاہتا ہے کہ ہم جانیں کہ وہ کون ہے۔ اسلئے، اس نے اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کیا تا کہ ہم اس کو جان سکیں۔ چنانچہ، ہم لوگ خدا کی الٰہی ذات کو صرف اس حد تک جان سکتے ہیں جتنا خدا نے اپنی الٰہی ذات کو ہم پر ظاہر کیا ہے۔ تو ل تخلیق میں پھر بائبل مقدس میں انبیاء کی معرفت اور آخر میں یسوع مسیح کے وسیلہ سے۔ خدا کے اپنے مکاشفہ کے علاوہ اس کی الٰہی ذات بنی نوع انسان کے لئے ایک بھید ہی رہتا ہے۔ ہم خدا کی بابت صرف وہی کچھ کہہ سکتے ہیں جو اس نے اپنے متعلق بائبل مقدس میں ہم پر ظاہر کیا ہے

ب۔ بائبل مقدس کا خدا روح ہے اور اس لئے وہ ناقابل دیکھا/پوشیدہ ہے۔

خدا نے جس نے اپنے آپ کو بائبل مقدس میں ظاہر کیا وہ روح ہے (یوحنا ۴:۲۴)۔ عام لوگ اپنی جسمانی آنکھوں سے خدا کو نہیں دیکھ سکتے (یوحنا ۱:۱۸)۔

ہمیں خدا چاہتا ہے کہ ہم وہ نہیں کہ وہ کیسا ہے اس لئے اس نے اپنے آپ کو ویسی طور پر ظاہر کیا تا کہ ہم دیکھیں کہ وہ کیسا ہے اس نے اپنی الٰہی ذات کو چھوڑے بغیر انسانی جسم لیا اور یسوع مسیح کی صورت میں اپنی مخلوق اور ہماری انسانی تاریخ میں داخل ہو گیا (یوحنا ۱:۱۴، ۱:۱۸، ۱ تیمتھیس ۳:۱۶)۔ یسوع مسیح ان دیکھے خدا کی ظاہری صورت ہے (کلسیوں ۱:۱۵)۔ الوہیت کی ساری معموری یسوع مسیح میں جسم ہو کر سکونت کرتی ہے (کلسیوں ۱:۱۹، ۲:۹)۔ اس لئے یسوع مسیح کہہ سکتا ہے "جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا" (یوحنا ۱۴:۹)۔

ج۔ بائبل مقدس کا خدا نا قابل رسائی نور میں رہتا ہے اسلئے کسی کو اس تک رسائی حاصل نہیں۔

خدا نے اس نے اپنے آپ کو بائبل مقدس میں ظاہر کیا نا قابل رسائی ہے (۱ تیمتھیس ۶:۱۶)۔ کوئی انسان اپنے طریقے، اپنی قوت یا اپنی عقل سے خدا تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ لوگ شریعت پر عمل کرنے، نیک اعمال کرنے یا دین کا کام کرنے سے خدا تک چھلانگ نہیں لگا سکتے۔

ہمیں خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ شخصی تعلق رکھیں۔ اسلئے وہ ہم سے ملنے ہمارے پاس آ گیا۔ ہم کسی قسم کی سیڑھی چڑھ کر خدا کے ساتھ تعلق نہیں رکھ سکتے بلکہ صرف خدا کے یسوع مسیح کی صورت ہمارے پاس پہنچنے کے وسیلہ (اور مسیح کی روح میں)۔

2- خدا نے اپنے آپ کو منکشف اور ظاہر کیا تا کہ لوگ اُس کو جان سکیں۔

بے شک خدا کی ذات ناقابل اندازہ ہے تو بھی خدا نے اپنے آپ کو منکشف اور ظاہر کیا تا کہ لوگ اس کو جان سکیں۔

الف: خدا نے تخلیق میں اپنے آپ کو منکشف اور ظاہر کیا۔

خدا نے انسان پر انکشاف کیا کہ وہ زندہ ہے، قدرت والا اور ترتیب کا۔ ہے (زبور ۱۱۹:۱۳۷-۱۴۰، رومیوں ۱:۱۹-۲۰) اور وہ آگ اور خدا کے لشکر میں بھی ہو سکتا ہے (خروج ۳:۲-۶، ۱۹:۱۸، استثنا ۳۳:۲-۳)۔

تخلیق۔ خدا کی حقیقت، موجودگی، قدرت، بصیرتی اور ترتیب کو ظاہر کرتی ہے۔

ب: خدا نے اپنے آپ کو انسان کے دل میں ظاہر کیا۔

خدا نے ہر انسان کے دل پر اپنے اخلاقی اصول لکھے اور ان پر التزام لگانے یا ان کو معتبر رکھنے کے لئے ضمیر دے کر انسان پر ظاہر کیا ہے کہ خدا راستی سے محبت کرتا ہے اور بھلائی کو پسند کرتا ہے (رومیوں ۲:۱۴-۱۵، یسعیاہ ۵۹:۱۴)۔

انسان کا دل۔ اس حقیقت کا انکشاف کرتا ہے کہ خدا اخلاق کا معیار رکھتا ہے۔

ج: خدا نے اپنے آپ کو ایک آواز کے ساتھ بول کر ظاہر کیا۔

خدا کسی نبی کے ساتھ کلام کرنے کے لئے صرف ایک فرشتے کو ہی نہیں بھیجتا بلکہ خدا نے متکلم کی ہے (خروج ۳:۴-۱۹:۱۹-۲۰، گنتی ۷:۸۹) اسرائیل کی عبادت سے (استثنا ۴:۱۲-۳۳:۵-۳۶-۲۲-۲۲) ایلیاہ نبی سے (۱-سلاطین ۱۹:۱۱-۱۳) یوحنا۔طبعائی سے (گنتی ۱۲:۳-۱۷) اور یسوع مسیح کے تین شاگردوں سے (گنتی ۱۷:۵) کلام کیا۔ انسانی تاریخ میں خدا نے پرانے عہدنامہ کے نبیوں کے وسیلہ سے ہمارے آباؤ اجداد سے کئی دفعہ اور کئی طریقوں سے کلام کیا لیکن نئے عہدنامہ کے آخری دنوں کے دوران اس نے ہم سے اپنے بیٹے یسوع مسیح کے ذریعے کلام کیا (عبرانیوں ۱:۱-۲)۔ خدا کی باتیں بائبل مقدس میں قلم بند ہیں (۲-تمتھیس ۳:۱۶)۔ (سب لوگ صرف الٰہی باتوں سے زندہ رہ سکتے ہیں گنتی ۴:۴)۔

بائبل مقدس میں جو باتیں ہیں وہ خدا کے خیالات، منصوبوں اور مرضی کو ظاہر کرتی ہیں۔

د: خدا نے اپنے کاموں سے اپنے آپ کو منکشف اور ظاہر کیا۔

خدا نے اپنی مخلوق میں اور انسانی تاریخ میں معجزات، نشانات، عجائبات، تعلیمات اور جنگ، اپنے ہاتھ اور بازو اور پھیلائے ہوئے بازوؤں اور اپنے عظیم اور ہیبت ناک کاموں کے ذریعے ظاہر کیا (استثنا ۳:۲۴)۔ جب خدا ناکام کرتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں کر سکتا (یسعیاہ ۱۴:۲۷)۔ صرف اس کی باتیں ہی نہیں بلکہ اس کے کام بھی بائبل مقدس میں قلم بند ہو چکے ہیں۔

بائبل مقدس میں جو کام ہیں وہ خدا کے خیالات اور عدالت کے کاموں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ہ: خدا نے اپنے آپ کو تبدیل شدہ زندگیوں میں منکشف اور ظاہر کیا ہے۔

خدا کی باتیں اور کام جس طرح بائبل مقدس میں ظاہر ہیں ان لوگوں کی زندگیوں کو بدل دیتے ہیں جو ان باتوں اور کاموں پر ایمان لاتے ہیں۔ مثال کے طور پر مسیحی ہونے سے پہلے پولس مسیحیوں سے نفرت کرتا اور ان کو ستاتا تھا۔ پھر ایک دن یسوع اس پر ظاہر ہوا اور اس کے دل کو بدل دیا۔ یسوع نے اس کے گناہ معاف کئے اور اس کو نجات بخشی۔ پولس کی زندگی بدل گئی اور وہ ایک مکمل نئی زندگی جینے لگا۔ کس نے پولس کی زندگی کو اس قدر تبدیل کیا؟ پولس گواہی دیتا ہے کہ یہ خدا تھا جس نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے یہ کیا (۱-تمتھیس ۱:۱۵-۱۶)۔ لاکھوں مسیحی گواہیاں دیتے ہیں کہ ان کی زندگی کس طرح تبدیل ہوئی۔ ان سچے مسیحیوں کے پیچھے خدا ہے۔ اس نے ان کو تبدیل کیا اور اب تک کر رہا ہے۔ جب سچے مسیحیوں کی زندگیوں پر نظر کرتے اور ان کی گواہیاں سنتے ہیں تو آپ سچے خدا کو جان سکتے ہیں جو ان کی زندگیوں کو تبدیل کرتا ہے۔

مسیحیوں کی تبدیل شدہ زندگیاں خدا کے نجات بخش مقصد کو ظاہر کرتی ہیں۔

و: خدا نے اپنے آپ کو انسان یعنی یسوع مسیح میں ظاہر کیا ہے۔

خدا روح ہے (یوحنا ۴:۲۴) اور اسلئے اندیکھا ہے۔ اس کے باوجود خدا نے یسوع مسیح میں ایک انسانی جسم لینے سے اپنے آپ کو دیدنی طور

پر منکشف اور ظاہر کیا۔ خدا نے اپنی الٰہی ذات کو اتارے بغیر انسانی ذات اختیار کی اور یسوع مسیح کی صورت میں اپنی مخلوق اور انسانی تاریخ میں داخل ہو گیا (لوقا ۲:۶-۷؛ یوحنا ۱:۱،۱۴؛ ۱تیمتھیس ۳:۱۶؛ ۱یوحنا ۴:۲،۹؛ کلسیوں ۱:۱۵-۲۰)۔ یہ کوئی انسان نہیں تھا جو یسوع مسیح کی صورت میں خدا بنا بلکہ یہ خدا نے واحد تھا جو یسوع مسیح کی صورت میں انسان بنا (یوحنا ۱:۱،۱۴)۔ یسوع مسیح "خدا کے جلال کا پرتو" (خدا کی الوہیت اور الٰہی صفات کا دیدنی مظہر) اور خدا کی ذات کا نقش" (خدا کی ان دیکھی ذات کا دیدنی مظہر) ہے (عبرانیوں ۱:۱-۳) اسلئے یسوع نے کہا "جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا" (یوحنا ۱۴:۹)۔

یسوع نے خدا کی الٰہی ذات، شخصیت، کردار، باتوں اور کاموں کو ظاہر کیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا کبھی انسانی ذات میں نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ بات بائبل کہتا ہے اور خداوند کافر ہے ایک تجارتی میں سے آگ کے شعلے میں اس (موسیٰ) پر ظاہر ہوا۔۔۔۔ خدا نے اسے تجارتی میں سے پکارا۔ اور کہا اے موسیٰ! اے موسیٰ! (خروج ۳:۲-۴) اگر خدا ایک جلتی ہوئی تجارتی میں ہو سکتا ہے تو وہ یقیناً ایک خالص انسانی جسم میں بھی ہو سکتا ہے۔

ز: خدا نے اپنے آپ کو روح القدس میں ظاہر کیا۔

خدا کا روح مسیح کا روح یا "مسیح اور میرا روح القدس کہلاتا ہے (رومیوں ۸:۹-۱۰)۔ یسوع مسیح کے آسمان پر جانے اور تخت نشین ہونے کے بعد (مخلوق کی نجات کا علوم خدا وحدت کے پرے کی ایک وحدت) وہ غیر مسیحیوں اور مسیحیوں دونوں میں کام کرنے کے لئے روح القدس کی صورت میں زمین پر لوٹ آیا (یوحنا ۱۶:۸-۱۱)۔ روح القدس مسیحیوں کے دلوں اور جسموں میں (۱-کرنتھیوں ۶:۱۹-۲۰) اور کلیسیا میں (افسیوں ۲:۲۲) سکونت کرتا ہے۔

روح القدس اپنے لوگوں کی زندگیوں میں خدا کی طاقتور حضوری کو ظاہر کرتا ہے۔

3- بائبل مقدس میں لفظ "بیٹا"۔

جس طرح بائبل مقدس میں لفظ "خدا کا بیٹا" استعمال ہوا ہے اس کو غلط نہ سمجھا جائے۔ بائبل مقدس تین قسم کے بیٹوں کا ذکر کرتی ہے اور ان میں واضح طور پر امتیاز کیا جاتا ہے۔

(1) جسمانی بیٹا، (2) علامتی بیٹا اور (3) مافوق الفطرتی یا علم موجودات کی رو سے بیٹا۔

4- یسوع مسیح جسمانی طور پر خدا کا بیٹا نہیں ہے۔

الف مسیحی

بائبل مقدس میں لفظ "بیٹا" بعض اوقات جسمانی اولاد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یوحنا ۳:۶ کہتا ہے "جو جسم سے پیدا ہوا وہ جسم ہے"۔ لوگوں میں ایک جسمانی بچہ ایک جسمانی باپ اور جسمانی ماں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی جسمانی زندگی (وجود) کا آغاز اس وقت شروع ہوتی ہے جب وہ رحم میں پرتا ہے۔

ب: مسیح

یعنی یسوع مسیح کا یہ معاملہ نہیں ہے۔ یسوع بھی تخلیق نہیں ہوا۔ اس کی ہستی کی کوئی ابتدا نہیں ہے۔ یسوع مسیح جسمانی طور پر خدا کا بیٹا نہیں ہے۔ لفظ خدا کا بیٹا یسوع مسیح کو جسمانی طور پر خدا کا بیٹا ظاہر نہیں کرتا۔ اس طرح دوسرے مذاہب غلط وعوٰی کرتے ہیں کہ یسوع یہ تعلیم دیتے ہیں۔

(1) یسوع مسیح ایک عجیب جسمانی نظر رکھتا ہے۔

یسوع اپنی الٰہی ذات کے مطابق ہمیشہ سے تھا (یوحنا ۱:۱) یعنی انسانی ذات کے مطابق وہ وقت (انسانی تاریخ) میں جسمانی طور پر ایک ماں کنواری مریم سے پیدا ہوا (یوحنا ۱:۱۴)۔ بہر حال اس کی انسانی ذات اس کے پالنے والے باپ سے نہیں چلتی بلکہ یہ روح القدس کی قدرت کا کام تھا (لوقا ۱:۳۵)۔ اس طرح زمین پر ہر کسی کا ایک جسمانی باپ ہوتا ہے اس کے برعکس یسوع مسیح کا کوئی جسمانی باپ نہیں تھا۔ تاریخ میں باقی سب لوگ کہلائے گا۔ ہیں اس کے برعکس یسوع نے خدا فرمایا (۱-کرنتھیوں ۱۵:۴۷، عبرانیوں ۴:۱۵)

(2) خدا باپ یا خدا ارواح جسمانی بدن نہیں رکھتا۔

ہم یسوع کے بدن کو "خدا کا جسمانی بدن" نہیں کہتے کیونکہ خدا کا جسمانی بدن نہیں ہے۔ خدا یا کوئی جسمانی تعلق نہیں رکھتا جیسا ایک مرد ایک عورت کے ساتھ رکھتا ہے روح القدس ایک روح ہے اور کوئی جسم نہیں رکھتا۔ اس نے کنواری مریم کے بطن میں یسوع مسیح کے جسم کو تخلیق کیا (لوقا ۱:۳۵)۔ لیکن ہم مریم کو خدا کی ماں نہیں کہتے کیونکہ وہ صرف یسوع مسیح کی انسانی ذات کی ماں ہے۔

(3) یسوع نے وقت میں انسانی ذات اختیار کی۔

یسوع مسیح ہمیشہ سے خدا ہے۔ یسوع مسیح ہمیشہ سے بطور "خدا کا بیٹا" الٰہی ذات کا مالک ہے۔ لیکن وقت (انسانی تاریخ) میں اس نے انسانی ذات بھی اختیار کی اور کنواری مریم کے وسیلہ سے انسانی جسم لے کر تخلیق ہوا اور انسانی تاریخ میں داخل ہوا۔ اپنے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لئے صلیب پر مرنا صرف اس کی انسانی ذات کا حصہ تھا اور یہ بھی صرف اس کی انسانی ذات میں تھا کہ وہ ہمارے جسمانی طور پر مرنے سے پہلے ہی ہماری تبدیل شدہ زندگی کی ضمانت دینے اور ہمارے جسمانی طور پر مرنے کے بعد ایک نئی اٹھنے والے جسم کی ضمانت دینے کے لئے مُردوں میں سے جی اٹھا۔

(4) یسوع مسیح کی الٰہی اور انسانی ذات کے درمیان تعلق ہمیشہ لوگوں کے لئے ایک راز رہے گا

وہ اکیلا ہے جو خدا ہے جس نے انسانی ذات اختیار کی (یسعیاہ ۹:۶)۔ انسانی تاریخ میں یسوع مسیح "عمانوئیل" (خدا ہمارے ساتھ) کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہیں ہے (متی ۱:۲۳)۔

5- یسوع مسیح خدا کا روحانی بیٹا نہیں ہے۔

الف: مسیحی

بائبل میں لفظ "بیٹا" بعض اوقات روحانی ولادت ظاہر کرتا ہے (اپنے روحانی بیٹا یوحنا ۳:۳ پر بھی کہتا ہے "جو روح سے پیدا ہوا وہ روح ہے") بائبل مقدس واضح طور پر جسمانی بیٹے اور روحانی بیٹے میں امتیاز کرتی ہے۔

(1) ایک مسیحی نئے سرے سے پیدا ہونے کے بعد خدا کا روحانی فرزند بن جاتا ہے۔

ایک شخص نئے سرے سے پیدا ہونے سے پہلے زمین پر اپنے انسانی ماں باپ کا انسانی فرزند ہوتا ہے لیکن روح القدس کے وسیلہ سے نئے سرے سے پیدا ہونے کے بعد وہ آسمانی خدا کا روحانی بیٹا بھی بن جاتا ہے (یوحنا ۱:۱۲-۱۳)۔ اس کی پہلے مُردہ روح زندہ ہو جاتی ہے (افسیوں ۲:۴-۵)۔ وہ روح القدس کے وسیلہ سے نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے (یوحنا ۳:۳-۸)۔ جب وہ یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے تو نئے سرے سے پیدا ہونے سے خدا کا فرزند بن جاتا ہے (یوحنا ۱:۱۲-۱۳)۔

مسیحی کے لئے زمین کی تخلیق سے پیشتر سے خدا کا روحانی فرزند کے طور پر لے پالک ہونا کے ہوا ہوتا ہے۔ دراصل یہ لے پالک یعنی خدا سے بطور روحانی فرزند قبول ہوا ہوتا ہے (افسیوں ۱:۵)۔ جب یہ روح القدس کے وسیلہ نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے (رومیوں ۸:۱۵) اور یہ خدا کے روحانی فرزند کی حیثیت سے اپنے لے پالک ہونے کی پوری خوشی میں صرف اس وقت داخل ہوگا جب یہ اپنے زمینی جسم سے خلاصی پائے گا (رومیوں ۸:۲۳)۔

(2) مسیحی صرف اس روحانی نظر کا مالک بنتا ہے جو خاص الٰہی خصوصیات رکھتی ہے۔

جب مسیحی کی جسمانی نظر اس کے جسمانی ماں باپ سے آتی ہے تو مسیحی کی روحانی نظر خدا روح القدس سے آتی ہے۔ جب مسیحی الٰہی نظر حاصل نہیں کرتا اور اس کا مالک نہیں بنتا اسی اثنا میں یہ ایک روحانی نظر کو حاصل کرتا اور مالک بنتا ہے جو خاص الٰہی خصوصیات رکھتی ہے یعنی علم و دینداری اور محبت (۲-پطرس ۱:۳-۹)۔ اس کی روحانی نظر آسمانہ کے لئے اسے نرم، بشر، بندگی، شادی کی قوت اور بلاہت کی غلام نہیں رہتی بلکہ یسوع مسیح کی مشابہت میں زیادہ سے زیادہ پیدائش کرنے کے لئے آزاد ہو سکتی ہے اور اس کی روحانی نظر آسمانہ کو ابلیس کی غلام نہیں رہتی تھی کہ ابلیس کی مرضی کو پورا کرنے میں مجبور نہیں رہتی (۲-تیمتھیس ۲:۲۶)۔ یہ خدا کا فرزند بن چکا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو خدا کی نظر میں درست ہے اور خدا سے اور اپنے بھائیوں سے محبت رکھتا ہے (۱-یوحنا ۳:۱۰)۔

(3) مسیحی کی روحانی فرزندیت تاریخ میں ایک ابتدا رکھتی ہے۔

اس کی روحانی فرزندیت تب شروع ہوتی ہے جب یہ نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے۔

ب: مسیح

یہاں یسوع مسیح کا معاملہ نہیں ہے۔ یسوع مسیح بھی نئے سرے سے پیدا نہیں ہوا۔ اس کی فرزندیت کی کوئی ابتدا نہیں ہے۔ یسوع مسیح خدا کا روحانی بیٹا نہیں ہے۔ وہ خدا کا مُنہ بولا بیٹا نہیں ہے۔

(1) یسوع مسیح ہمیشہ ہمیشہ سے الٰہی ذات کا مالک ہے۔

وہ ہمیشہ ہمیشہ سے اپنی ذات یا ذاتی میں خدا کا بیٹا ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ سے الٰہی ذات کا مالک ہے۔ اس نے وقت میں پیدا جنم (روحانی) ذات حاصل نہیں کی بلکہ مسیح مسیحی حاصل کرتے ہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ سے الٰہی (روحانی) ذات کا مالک ہے۔ وہ انسانی ذات اختیار کرنے سے پہلے سے خدا کا بیٹا ہے (زبور ۲:۶-۷؛ یوحنا ۳:۱۶)۔

(2) یسوع ہمیشہ ہمیشہ سے خدا کا بیٹا ہے۔

یسوع مسیح اپنے جسم (انسانی پیدائش) پر خدا بیٹا نہیں بنا بلکہ اس نے خدا کے ابدی بیٹے کی حیثیت سے انسانی تاریخ میں، انسانی بدن میں، کنواری مریم میں انسانی ذات اختیار کی (لوقا ۱:۲۶-۳۷)۔ وہ انسانی ذات لینے کے بعد بھی خدا کا بیٹا ہے کیونکہ جب اس نے پانی کا بپتسمہ لیا تو خدا نے یہ نہیں کہا کہ "تو میرا بیٹا بن گیا ہے" بلکہ خدا نے کہا "تو میرا پیارا بیٹا ہے" (متی ۳:۱۷؛ مرقس ۱:۱۱؛ لوقا ۳:۲۲؛ ۹:۳۵؛ ۲ پطرس ۱:۱۷)۔ اور پولس رسول لکھتا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے (رومیوں ۱:۳-۴؛ ۵:۵؛ ۸:۳؛ ۱۶:۳۲)۔

(3) یسوع مسیح اندیکھے خدا کی ظاہری صورت ہے۔

یسوع مسیح ہمیشہ ہمیشہ سے خدا کا بیٹا ہے جس نے اپنی الٰہی ذات کو وقت میں انسان پر ظاہر کرنا ہے۔ وہ خدا کے جلال کا (خدا کی لازمی صفات پر تو) اور اندیکھے خدا کی صورت (نقش ظہور) ہے (کلسیوں ۱:۱۵؛ ۲:۹؛ عبرانیوں ۱:۳) ان باتوں سے مراد "خدا کا اکلوتا (بیٹا)" بھی ہے جس نے خدا باپ کو ظاہر کیا (خدا کو منکشف اور ظاہر کیا) (یوحنا ۱:۱۸؛ متی ۱۱:۲۷)۔

(4) یسوع مسیح خدا کا روح ہے۔

غور کریں کہ دوسرے حوالہ جات یسوع مسیح کے بارے بطور خدا کا روح یا کہتے ہیں۔ یسوع مسیح خدا کا وہ روح ہے جس کے وسیلہ سے خدا انسانی ذات اختیار کرنے، مجسم ہونے سے پہلے پرانے عہدنامہ کے دور میں اپنے نبیوں سے کلام کرتا تھا (۱-پطرس ۱:۱۰-۱۲؛ ۲-پطرس ۱:۱۹-۲۱)۔ یسوع مسیح خدا کا وہ روح ہے جس نے اپنے "جسم" کے وقت مریم میں انسانی جسم لیا (لوقا ۱:۲۶-۳۷)۔ یسوع مسیح خدا کا وہ روح ہے جو زمین پر اپنی خدمت کے دوران لوگوں کو نجات دیتا اور آزاد کرتا تھا (لوقا ۴:۱۸-۱۹)۔ اور یسوع مسیح اپنی زمینی خدمت کے دوران خدا کا روح ہے: وہ الٰہی سچائیوں کو ظاہر کرتا ہے جو بے ایمانوں کی آنکھوں، دلوں اور دماغوں کو ڈھانک دیتی ہیں جس وقت وہ بائبل مقدس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں (۲-کرنتھیوں ۳:۱۴-۱۸)۔ وہ بپتسمہ کے بعد سے ایمانداروں میں سکونت کرتا ہے (رومیوں ۸:۹-۱۱؛ افسیوں ۲:۲۲-۲۳)۔

(5) یسوع مسیح خدا کا کلام ہے۔

غور کریں کہ دوسرے حوالہ جات یسوع مسیح کے متعلق بطور خدا کا کلام کہتے ہیں۔ یسوع مسیح خدا کا وہ کلام ہے جو ہمیشہ ہمیشہ سے خدا ہے (یوحنا ۱:۱)۔ وہ ہر ایک چیز کا خالق ہے (یوحنا ۱:۳؛ پیدائش ۱:۱-۳؛ زبور ۳۳:۶)۔ وہ خدا کا کلام ہے جس نے انسانی تاریخ میں انسانی ذات اختیار کی (یوحنا ۱:۱۴؛ ۱۸:۱)۔ وہ خدا کا وہ کلام ہے جس نے انسانی تاریخ میں خدا کا آخری مکاشفہ اور خدا کی مرضی کے متعلق آخری کلام دیا۔ یسوع مسیح کے بعد کسی نبی کے وسیلہ سے کوئی مکاشفہ نہیں آئے گا (عبرانیوں ۱:۱-۳)۔ اور وہ خدا کا کلام ہے جو انسانی تاریخ میں لوگوں کی آخری عدالت کے وقت ہوگا (مکاشفہ ۱۹:۱۳-۱۶)۔

(6) یسوع مسیح خدا کا علامتی بیٹا نہیں ہے۔

الف: مسیحی

بائبل مقدس میں لفظ "بیٹا" بعض اوقات علامتی معنی رکھتا ہے: ایک علامتی بیٹا۔ لفظ "بیٹا" بعض اوقات کسی چیز کی اضافی حالت کی دلالت کرتا ہے جو اس چیز کے ساتھ قریبی تعلق میں ٹھہرا ہوتا ہے اور اس چیز کی انوکھی خصوصیت کا مالک ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر لفظ "مرکے زندہ" (لوقا ۲۰:۳۶)

مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اور یشوع مسیح کے ساتھ قریبی تعلق رکھتا ہے اور مسیح بطور لوگو کی خصوصیت کا مالک ہوتا ہے یعنی اس کی پاکیزگی، راستبازی، رحم، محبت، حکمت، الوہیت وغیرہ۔

اس کے باوجود مسیح کی فرزندیت ازلی بطور "کلمہ" اس دنیا کی تاریخ میں ایک ابتدا رکھتی ہے جب وہ مریم سے پیدا ہوتا ہے اور لوگو کی خصوصیت میں ترقی کرتا ہے (لوقا ۱:۳۵)۔

ب: مسیح

یعنی مسیح کے ساتھ یہ معاملہ نہیں ہے۔ بطور خدا کا بیٹا یشوع مسیح کی فرزندیت ہرگز علامتی نہیں ہے

(1) یشوع مسیح خدا کی علامت نہیں بلکہ بذاتِ خود خدا ہے۔

وہ خدا کے ساتھ صرف خدا کے ساتھ قریبی تعلق رکھنے والا یا خدا کی روحانی خصوصیت کا مالک ہی نہیں وہ خدا ہے۔ وہ لوگو کی علامت نہیں بلکہ بذاتِ خود لوگو ہے (یوحنا ۱:۱-۳، ۱۰:۳۰-۳۸؛ ۱۴:۹ - وہ خدا ہے مشابہت رکھنے والی علامت نہیں بلکہ خود ایک حقیقت ہے وہ بذاتِ خود خدا ہے: رومیوں ۹:۵؛ کلسیوں ۲:۹؛ ططس ۲:۱۳؛ عبرانیوں ۱:۳، ۸-۹، ۱۰-۱۲؛ یوحنا ۵:۲۰)

(2) یشوع مسیح کی کوئی ابتدا اور کوئی انتہا نہیں ہے۔

یشوع مسیح خدا کی تاریخ میں کہیں "حقیقت" نہیں بنتا۔ وہ ہمیشہ سے ایک حقیقت ہے (یوحنا ۱:۱)۔ اس کی ازلی فرزندیت "حقیقت" کی کوئی ابتدا ہے اور نہ کوئی انتہا (عبرانیوں ۱:۸؛ ۷:۲۴؛ ۱۳:۸)۔

(3) یشوع مسیح خدا کا علامتی بیٹا نہیں ہے۔

اضافی حالت استعمال کرنے والے الفاظ "خدا کا" لفظی نہیں علامتی ہے۔ "خدا کا ہاتھ" اور "خدا کا کان" (زبور ۹۸:۱-۳) جیسے الفاظ یہ تجویز نہیں دیتے کہ خدا جسمانی ہاتھ اور کان رکھتا ہے بلکہ خدا حقیقت میں دعاؤں کو سنتا اور لوگوں کو نجات دیتا ہے۔ "خدا کی آنکھیں" (۲-تواریخ ۱۶:۹) کے الفاظ یہ نہیں کہتے کہ خدا جسمانی آنکھیں رکھتا ہے بلکہ خدا حقیقت میں ہر شخص اور ہر چیز کو دیکھتا ہے (عبرانیوں ۴:۱۳)۔ تاہم، لفظ "خدا کا بیٹا" یہ نہیں کہتا کہ یشوع مسیح خدا کا علامتی بیٹا ہے بلکہ وہ مافوق الفطرت اور علم موجودات کی رو سے "خدا کا بیٹا" ہے۔

7- یشوع مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کی بابت تقرر (فیصلہ) اور پہچان اُس کے مرنے اور جی اُٹھنے کے بعد ہوا۔

الف: یشوع مسیح اپنی پہلی آمد سے بیشتر سے خدا کا بیٹا ہے۔

خدا نے پرانے عہدنامہ کے نبیوں کی معرفت یشوع مسیح کی بابت کہا "میں اس کا باپ ہونگا اور وہ میرا بیٹا" (۲-سموئیل ۷:۱۴؛ عبرانیوں ۱:۵ ب)۔ اُس وقت ۲-سموئیل ۷:۱۲-۱۴ کے مصنف نے داؤد کے بیٹے کی بابت کہا (۱-تواریخ ۱۷:۱۱-۱۳ کے مصنف نے کہا کہ یہ باتیں "داؤد کے بیٹوں میں سے کسی ایک" میں پوری ہوئی۔ وہ ایک ہے جس میں یہ باتیں پوری ہو سکتی ہیں "اس کا تخت ابد تک ثابت رہیگا" (۱-تواریخ ۱۷:۱۴)۔

مریم کے ساتھ جبرائیل فرشتہ کی باتوں نے ثابت کر دیا کہ یسوع مسیح میں پوری ہوئی: "خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دیگا۔ اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کریگا اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا" (لوقا ۱:۳۲ب-۳۳)۔

ب۔ یسوع مسیح اپنی پیدائش کے اعلان سے خدا کا بیٹا ہے۔

یسوع مسیح کی پیدائش کے اعلان پر جبرائیل فرشتہ نے مریم سے کہا "وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا" (لوقا ۱:۳۲الف)۔ یہ لقب اس وقت ملے گا جب آسمان پر اس کی تخت نشینی ہوئی (لوقا ۲۲:۶۹ب-۷۰)۔ یہ صرف اس کی تخت نشینی پر تھا کہ انسانی تاریخ میں یہ بات واضح ہو جائے کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے جو پوری طرح الٰہی قدرت میں ملبس ہے۔

ج۔ یسوع مسیح اپنے بپتسمہ کے وقت خدا کا بیٹا ہے۔

جب یسوع نے یوحنا اصطباغی سے پانی کا بپتسمہ لیا تو آسمان سے آواز آئی کہ "تو میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں" (مرقس ۱:۱۱)۔

د۔ یسوع مسیح اپنے جی اٹھنے سے پیشتر اور بعد خدا کا بیٹا ہے۔

پولس "خدا کے بیٹے کی خوشخبری" کی بات کرتا ہے (رومیوں ۱:۱-۴الف) اور خدا کے بیٹے کی انسانی ذات کی بات کرتا اور "یسوع بطور جسم" اور "یسوع بطور روح" کے درمیان فرق بیان کرتا ہے (رومیوں ۹:۵ب-۴)۔ یسوع کا "جسم" یا اس کی انسانی ذات، اس کے داؤد کی نسل سے پیدا ہونے کے بعد "کمزوری" کی گئی وہ تھک جاتا تھا، اسے بھوک اور پیاس لگتی تھی اور اس نے ظلم اور آزمائش کا تجربہ کیا۔ وہ کامل انسان تھا۔ یسوع کے روح القدس کی قدرت سے مُردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد اس کی انسانی ذات "قدرت" کی گئی اس کا انسانی جسم "بھی بھوکا نہیں تھا بلکہ پوری طرح روح القدس کے اختیار میں تھا۔ وہ کفن اور جنائی قبر سے آزاد اور روح سے بدن بن گیا۔ وہ حاضر اور غائب ہو سکتا تھا۔ آخر وہ آسمان پر چلا گیا اور خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا۔

لفظ "یعنی پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے مُردوں میں سے جی اٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرا" (رومیوں ۱:۴) کا مطلب یہ نہیں کہ وہ پہلے نہ تھا ہو نے پر خدا کا بیٹا ٹھہرا۔ چونکہ یسوع مسیح ہمیشہ ہمیشہ سے خدا ہے اور زیر ان الفاظ پر ہے پتا ہے کہ "قدرت کے ساتھ" اس کے معنی ہیں "قدرت سے ملبس ہوا" اس کی پیدائش کے بعد اس کی قدرت اس کے جلال میں پوشیدہ تھی تاکہ ہم اس کو دیکھ نہ سکیں یعنی مُردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد یسوع مسیح (تقرر یا فیصلہ) بطور خدا کا بیٹا آسمان اور زمین پر پوری قدرت کے ساتھ اعلان ہوا (متی ۲۸:۱۸؛ یوحنا ۱۴:۳؛ ۱۷:۵؛ ۲۰:۲۸-۲۹)۔ وہ جو اپنے جی اٹھنے سے پہلے اپنی انسانی ذات سے آگے بڑھ گیا۔ ہے۔ یسوع مسیح ہمیشہ ہمیشہ سے خدا کا بیٹا ہے (مافوق الفطرتی علم موجودات کی روح سے) تخلیق اور اہم طور پر، وہ اپنی پوری قدرت کا تجربہ زمین پر انسانی تاریخ میں اپنے جی اٹھنے پر شروع کرتا ہے۔ آنے کی گھڑیا میں یسوع مسیح نے پوری دنیا پر پھیلنا شروع کیا (یوحنا ۱۷:۳-۳۱-۳۳؛ رومیوں ۱:۱۶؛ ۵:۲۵-۲۶)۔

ہ۔ یسوع مسیح آسمان پر اپنی تخت نشینی کے وقت خدا کا بیٹا ہے۔

عبرانیوں کے خط میں خدا فرماتا ہے "تو میرا بیٹا ہے آج تو مجھ سے پیدا ہوا" (لفظی معنی ہیں "آج میں نے تجھے جنا ہے" (زبور ۲:۷؛ عبرانیوں ۱:۵الف)۔ اگرچہ فرشتوں کو اجتماعی طور پر "خدا کے بیٹے" کہا گیا ہے (عبرانی bene Elohim۔ پیدائش ۶:۲؛ ۴:۶؛ ایوب ۱:۶؛ ۲:۱)۔

کسی فرشتہ کو کبھی "خدا کا بیٹا" اس لحاظ سے نہیں کہا گیا کہ یوں کو الگ اور مختلف مقام دے (زبور ۸۲: ۶ ب-۷ واضح مذہبی کتاب سے نکلا ہے جو یہوواہ کے بادشاہوں کی تخت نشینی کے دوران استعمال ہوتی تھی۔ یعنی پورا زبور مسیح بادشاہ کے متعلق ایک پیش گوئی ہے جو داؤدی نسل سے آنے والا تھا (زبور ۲: ۲-۵؛ ۴۳۷ء-۴۸ء)۔ یہ ایک عہدنامہ زبور 2 کو مسیح کا زبور مانتا ہے (اعمال ۴: ۲۵-۲۶ ب؛ ۱۳: ۳۳)۔ زبور 2 میں مسیح (خدا کا مسیح) ان الفاظ کا حوالہ اس کے اختیار کی بنیاد کے طور پر دیتا ہے جب زمین کے بادشاہ اور قومیں زمین پر اس کے خلاف جمع ہوتے ہیں (زبور ۲: ۲)

خدا کے الفاظ کہ "آج تو مجھ سے پیدا ہوا ہے" کا مطلب یہ نہیں کہ یسوع مسیح اپنی جسمانی پیدائش پر خدا کا بیٹا بنا۔ بلکہ انہیں پہلے باب کا سیاق وسباق ظاہر کرتا ہے کہ لفظ "آج" یسوع مسیح کی سرفرازی اور تخت نشینی کی طرف اشارہ کرتا ہے (زبور ۱۱۰: ۱؛ عبرانیوں ۱: ۳)۔ پس یسوع مسیح اپنے جی اٹھنے، آسمان پر جانے اور تخت نشینی کے وقت شاہی شان وشوکت سے ملبس تھا اور اس نے "خدا کا بیٹا" لقب حاصل کیا۔ یہ زمین کے سب لوگوں سے اعلیٰ مقام ہے (اعمال ۲: ۳۶؛ فلپیوں ۲: ۹-۱۱) اور آسمان کے سب فرشتوں سے اعلیٰ ہے (عبرانیوں ۱: ۴-۵) لقب "خدا کا بیٹا" اشارہ کرتا ہے کہ حقیقت میں وہ کیا ہے اور وہ کیا مانا جاتا ہے اور اپنے جی اٹھنے، آسمان پر جانے اور تخت نشین ہونے کے وقت سے ایسا ہونا قرار دیا جاتا ہے۔ یعنی وہ مافوق الفطرتی طور پر علم موجودات کی رو سے، تشکیلی اور ابدی لحاظ سے خدا کا بیٹا ہے۔

۴۔ یسوع مسیح خدا کا بیٹا مافوق الفطرتی علم موجودات کی رو سے، تشکیلی اور ابدی لحاظ سے ہے۔

الف: بائبل مقدس کا خدا علم موجودات کی رو سے یسوع مسیح کا باپ ہے۔

علم موجودات کے معنی ہیں "چیزوں کے وجود کا نظریہ"۔ خدا باپ اور اس کا بیٹا ہمیشہ سے ایک ہی الٰہی ذات رکھتے ہیں۔ خدا باپ اور خدا بیٹے کے درمیان رشتہ پیدائشی نہیں ہے (اس طرح بعض مذاہب غلط کہتے ہیں کہ کسی نے تعلیم دی ہے)۔ یہ ہمیشہ، مافوق الفطرتی طور پر علم موجودات کی رو سے، تشکیلی اور ابدی لحاظ سے اندرونی رشتہ ہے۔

بائبل مقدس کا خدا "خدا" ہے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ ہے (۱-۲ پطرس ۱: ۳؛ افسیوں ۱: ۳)۔ یسوع مسیح "خدا کا پیارا بیٹا ہے جس سے وہ خوش ہے" (متی ۳: ۱۷؛ ۱۷: ۵)۔ "وہ خدا کا اکلوتا بیٹا" ہے (یوحنا ۱: ۱۸؛ ۳: ۱۶)۔ وہ خدا کا اپنا بیٹا ہے (رومیوں ۸: ۳۲)۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ سے خدا کا بیٹا ہے (یوحنا ۱۷: ۵؛ ۲۴)۔ دنیا میں دیگر تمام مذاہب کے خدا مافوق الفطرتی طور پر علم موجودات کی رو سے، تشکیلی اور ابدی اعتبار سے "یسوع مسیح کے باپ" نہیں ہیں۔ ان میں بائبل کے خدا کے ساتھ شبہ تک کوئی بات نہیں ہے۔ نیز نیا عہدنامہ یسوع کو "نادر خدا" اور اپنا باپ کہتا ہے (۱-یوحنا ۴: ۹؛ ۲: ۲۲-۲۳؛ ۲-یوحنا ۹)۔ اور نئے عہدنامہ میں یسوع تعلیم دیتا ہے کہ "خدا باپ" اور "خدا بیٹا" ایک ہی ہیں (یوحنا ۱۰: ۳۰)۔

مسیحی کلیسیا ایک خدا پر ایمان رکھتی اور اسی کا اقرار کرتی ہے جو ایک الٰہی ذات اور نظر رکھتا ہے اور جس نے اپنے آپ کو مخلوق اور انسانی تاریخ میں بطور خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس ظاہر کیا (مکنی ۱۹۶۸)۔

ب: بائبل مقدس کا خدا علم موجودات کی رو سے مسیحیوں کا باپ نہیں بلکہ دوسرے روحانی طور پر ان کا باپ ہے۔

مسیحی ہرگز "خدا" نہیں ہیں اور نہ خدا بنتے ہیں بلکہ ہمیشہ خدا کے مخلوق رہتے ہیں۔ مسیحی خدا پر ایمان لانے سے پہلے خدا اور بائبل مقدس کے خالف تھے (رومیوں ۵: ۱۰)۔ یعنی یسوع پر ایمان لانے کے بعد یہ خدا کے (روحانی) بیٹے اور بیٹیاں بن گئے (افسیوں ۱: ۵) یا خدا کے (روحانی)

فرزند بن گئے (یوحنا ۱:۱۲-۱۳)۔ بطور خدا کے روحانی فرزند مسیحی زیادہ سے زیادہ بائبل مقدس کے خدا کی خصوصیات حاصل کرتے ہیں (افسیوں ۴:۲۴-۳۲؛ ۱-پطرس ۱:۱۴-۱۶؛ یوحنا ۳:۱-۳)۔

بائبل مقدس کا مصنف اپنی بادشاہی کو تمام مسیحیوں پر ان کی نجات کے منصوبے کو پورا کرنے کے ذریعہ سے عمل میں لاتا ہے اور روح القدس کے ذریعہ سے مسیحیوں میں حکمت کرتا ہے۔ مسیحیوں کے درمیان یگانگت صرف بائبل مقدس کے خدا اور خدا باپ، خدا بیٹے اور خدا روح القدس کے درمیان الٰہی واحدت سے ہو سکتی ہے۔ کلوسیا میں یگانگت کا تعین مسیحیوں کے بائبل کے خدا کی عبادت، اپنے گناہوں کا ایک نجات دہندہ رکھنے، اپنے اندر ایک ہی روح القدس کی حکمت رکھنے اور ایک ہی ایمان، ایک ہی امید اور ایک ہی محبت رکھنے سے ہے (افسیوں ۴:۳-۶)۔

9۔ یسوع مسیح جسمانی طور پر مریم کا بیٹا ہے اور اسی اثنا میں الٰہی ذات کے اعتبار سے "خدا کا بیٹا" ہے۔

الف: یسوع مسیح کا نسب نامہ ثابت کرتا ہے کہ وہ جسمانی طور پر مریم کا بیٹا تھا۔

(1) متی کی انجیل کے مطابق نسب نامہ

متی نے اپنی انجیل خصوصاً یہودیوں کے لئے لکھی اور اس لئے وہ شرعی (قانونی) باتوں میں زیادہ دلچسپی رکھتا تھا۔ وہ یسوع کا شرعی نسب نامہ ابرہام سے یسوع تک پیش کرتا ہے۔ متی ۱:۱-۱۷ میں نسب نامہ ابرہام سے داؤد تک یہودی نسب نامہ از زربابل جاتا ہے (راست ماتن نہیں) (2Sa5:14؛ 1Ch3:5 قوم یہود یوں کی بابل سے واپسی کے وقت)؛ (عزرا ۲:۱-۲؛ ۳:۲؛ نحمیاہ ۷:۶-۷)۔ متی ۱:۱۲-۱۶ میں نسب نامہ زربابل سے یعقوب (عملی نہیں) تک براہ راست یہودی جاتا ہے (براہ راست ماتن نہیں)۔ "یعقوب سے یوسف پیدا ہوا، یہ اس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے" (متی ۱:۱۳-۱۶)۔ یعقوب یوسف کا جسمانی باپ تھا نہ کہ یوسف یسوع کا جسمانی باپ نہیں بلکہ شرعی باپ تھا کیونکہ وہ مریم کا شرعی شوہر تھا۔ چنانچہ متی نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ یسوع یہودیوں کے لئے بہت اہم ہے

اصل میں یسوع مسیح اپنی انسانی ذات کے مطابق "ابرہام کا بیٹا ہے" (پیدائش ۲۲:۱۸؛ متی ۱:۱؛ اعمال ۳:۲۵؛ گلتیوں ۳:۱۶)۔ "داؤد کا" (جسمانی بیٹا (۲-سموئیل ۷:۱۲-۱۶؛ یسعیاہ ۹:۶-۷؛ ۱۱:۱؛ یرمیاہ ۲۳:۵-۶؛ لوقا ۱:۳۲؛ ۲:۴؛ اعمال ۱۳:۲۳)۔ اور "مریم کا (جسمانی بیٹا" (متی ۱:۱۸؛ لوقا ۱:۳۱) ہے نہیں (جسمانی طور پر یوسف کا بیٹا نہیں ہے۔ انسانی ذات کے مطابق وہ ابرہام، داؤد اور مریم کا بیٹا ہے۔ متی ۱:۱۶)۔ اس طرح انہ یکھا اور ابدی خدا دنیا کی تخلیق اور دنیا کی تاریخ کے وقت میں داخل ہو گیا

(2) لوقا کی انجیل کے مطابق نسب نامہ

لوقا نے اپنی انجیل خصوصاً غیر اقوام کے لئے لکھی اسلئے وہ تاریخی حقائق میں زیادہ دلچسپی رکھتا تھا (لوقا ۱:۱-۴)۔ وہ یسوع سے آدم اور آدم سے خدا کا ایک اور نسب نامہ پیش کرتا ہے۔ لوقا ۳:۲۳-۳۸ میں لوقا نے لکھا "جیسا کہ سمجھا جاتا تھا (یسوع یوسف کا بیٹا تھا اور وہ عملی کا" اس طرح نیچے کا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "یوسف، عملی کا داماد تھا" اور عملی مریم کا باپ تھا اور انسانی ذات کے مطابق یسوع کا نانا تھا۔ لوقا ۳:۲۳-۲۷ کا نسب نامہ یوسف سے زربابل تک براہ راست یعقوب (براہ راست یعقوب نہیں) اور یرمیاہ (یہوکنیاہ نہیں) جاتا ہے۔ اور لوقا ۳:۲۷-۳۱ میں نسب نامہ زربابل سے براہ راست ماتن (سلیمان

نہیں اداؤد تک جاتا ہے اور لوقا ۳: ۲۳-۳۸ پر یہ نسب ساری اہم شخصیتوں اور باب اور آدم تک جاتا ہے۔ پس لوقا نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ یسوع دنیا کے لوگوں کیلئے بہت اہم ہے۔

لوقا میں بیان کیا گیا نسب نامہ خالہ مریم کا نسب نامہ ہے۔ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر یوسف کا نہیں:

☆ لوقا نے یسوع کی پیدائش کے اعلان، یسوع کی پیدائش اور یسوع کے نسب نامہ کی تحقیقات کی تحقیق بڑے مختلف انداز میں کی (لوقا باب ۱-۳)۔

☆ جبرائیل فرشتہ نے مریم سے کہا کہ یسوع جسمانی طور پر یوسف کا بیٹا نہیں ہوگا بلکہ مریم کا بیٹا ہوگا جو روح القدس کی قدرت سے نہاری سے پیدا ہونے کا ایک معجزہ ہوگا (لوقا ۱: ۲۶-۳۷)۔ جبرائیل نے یہ بھی کہا کہ یسوع داؤد کے تخت کا وارث ہوگا لیکن اس فرق کے ساتھ وہ آسمانی بادشاہ ہوگا اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا (لوقا ۱: ۳۳)۔

☆ زکریاہ کاہن نے روح سے معمور ہو کر نبوت کی کہ یسوع داؤد کے گھرانے سے آنے والا موعود نجات دہندہ ہوگا (لوقا ۱: ۶۹)۔ چونکہ اسرائیل میں عورت بھی شریعت وارث ہو سکتی تھی (گنتی ۲۷: ۸-۱۰) مریم کے پاس داؤد بادشاہ کے نسب نامہ میں ایک انتہائی اہم مقام تھا

☆ بائبل مقدس کا نسب نامہ نسل کے صرف خاص ناموں کا ذکر کرتا ہے اس نسل کے باقی ناموں کو چھوڑ دیتا ہے۔ مثال کے طور پر متی ۱: ۳ اور ۴ عزریاہ بادشاہ کے درمیان اخزیاہ یورام آحز یاہ بادشاہ کو چھوڑ دیتا ہے اور یورام کو خزیاہ کا "باپ" کہتا ہے حالانکہ حقیقت میں یورام خزیاہ کا قدیم ترین بہ اسجد تھا (۱ تواریخ ۸: ۸-۹)۔ پس لفظ "باپ" سے مراد کسی کا "قدیم ترین بہ اسجد" بھی ہو سکتا تھا کیونکہ یہ اہم نسلوں کے نام چھوڑ دیئے گئے تھے۔ داؤد اور زربابل کے درمیان کے ناموں کا ذکر کرتی ۱۷ اور لوقا ۳ کرتے ہیں۔ لوقا بھی بہت سی نسلوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ صرف داؤد اور آدم کے درمیان 34 نام بیان کرتا ہے جو تقریباً 850 سال بنتے ہیں اور یہ عرصہ کئے گئے وقت کو بیان کرنے کے لئے بہت تھوڑے ہے۔

☆ یہ لفظ "آدم کا بیٹا" لفظی طور پر نہیں سمجھا جا سکتا (لوقا ۳: ۳۸)۔

☆ اسی طرح جملہ "یسوع جیسا سمجھا جاتا تھا یوسف کا بیٹا تھا اور وہ ایلی کا" جس کا مطلب ہے کہ مریم ایلی کی بیٹی تھی۔ چونکہ نسب نامے مردوں کے نام سے درج ہوتے تھے عورتوں کے نام سے نہیں اس لئے مریم کی بجائے یوسف کا نام درج کیا گیا جو مریم کا شرعی شوہر تھا۔

☆ یہودیوں کی تالمود میں کتاب مریم کو "ایلی کی بیٹی" لکھتی ہے۔ یہ صرف اس وقت سچ ہو سکتا ہے جب لوقا کا نسب نامہ مریم کا نسب نامہ ہو۔ ایک شامی کتاب نے لوقا ۳: ۲۳ کا ترجمہ یوں کیا ہے "کیونکہ وہ یوسف اور مریم داؤد کے گھرانے اور نسل سے تھے" چنانچہ (لوقا ۱: ۳۱-۳۳ اور بائبل مقدس کے علاوہ تاریخی دستاویزات مریم کو داؤد کی نسل سے سمجھتے تھے اسلئے لوقا ۳: ۲۳ کو غلط اور اس طرح سمجھا جائے "یوسف ایلی کا داماد تھا" (متی ۱: ۱۶) یعنی ہے کہ یوسف (جسمانی طور پر) یعقوب کا بیٹا تھا۔

خلاصہ: چنانچہ جب متی یسوع کے شرعی نسب نامہ کو پیش کرتا ہے تو اس کے شرعی باپ یوسف پیش کرتا ہے اسی لئے لوقا یسوع کے شرعی نسب نامہ کو پیش کرتا ہے اس کی جسمانی ماں مریم پیش کرتا ہے۔

یسوع مسیح جسمانی طور پر ابن ابرہام ابن داؤد اور ابن مریم اس لحاظ سے ہے کہ انسانی ذات کے مطابق وہ ابن ابرہام اور ابن داؤد اور ابن مریم ہے (متی ۱:۱۶)۔ اس طرح سے وہ کھویا خدا خاکی مخلوق اور اس دنیا کی تاریخ میں داخل ہوا۔

ب: لیکن یسوع مسیح جسمانی طور پر خدا کا بیٹا نہیں تھا۔

وہ صرف "خدا میں سے نکلا ہوا بیٹا" ہے (یوحنا ۱۸:۱۶؛ ۱۸:۴۲؛ ۱۸:۴۱)۔

پہلے ہم لفظ "پیدا کرنا" (جننا، باپ بننا، پیدا کرنا یا "جنم دینا" (یونانی gennao) کی وضاحت کریں گے
پھر ہم لفظ "اکلوتا بیٹا" (یونانی: Monogenes) اور آخر میں "تثلیث" کی وضاحت کریں گے۔

ج: یونانی لفظ gennao کے تین معنی ہیں:

(1) Gennao کے معنی ہیں "جننا" یا جسمانی، نمو، یا تشکیلی بیانوں کے لحاظ سے "پیدا ہونا"

اس کے جسمانی معنی ہیں "جسمانی طور پر جننا، تولد یا پیدا کرنا" "جسمانی طور پر باپ بننا" (جسمانی بیٹا)۔

- جسمانی طور پر پیدا ہونا۔ انسان کے بارے کہا گیا۔ "سب نامے (یعنی: الف پیدا ہوا۔ ب پیدا ہوا ۔ ب پیدائش ۴:۱۸) تکمیل: ہوا اس کے پیٹ میں سے (متی ۱:۱۸)۔ "ایک شخص سے اولاد پیدا ہونی" (عبرانیوں ۱۱:۱۲) "وہ حرام سے (شادی کے بغیر) پیدا ہوئے" (یوحنا ۸:۴۱)۔ "ماں میں پیدا ہوا" (یوحنا ۹:۳۴)۔

- جسمانی طور پر پیدا ہونا۔ روح القدس کے سایہ کی بابت کہا گیا۔ لوقا ۱:۳۵ کہتی ہے "روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ جو تولد ہونے والا ہے قدوس خدا کا بیٹا کہلائے گا"۔

روح القدس کنواری مریم پر نازل ہوا اور صرف اس کے اندر یسوع کے جسمانی بدن کو خلق کیا۔ اس نے یسوع کی الٰہی ذات کو خلق نہیں کیا کیونکہ اس کی الٰہی ذات ابدی ہے۔ ابدی خدا مخلوق اور انسانی تاریخ کے اندر جسمانی روپ میں پیدا ہوا اور "یسوع" نام رکھوایا۔ اس نے اپنی انسانی ذات اپنی ماں سے پائی باپ سے نہیں۔ یسوع بالکل دوسرے انسانوں کی طرح پیدا نہیں ہوا کیونکہ خدا جسمانی بدن نہیں رکھتا۔

اس کے نمو یا تشکیلی معنی ہیں "نمو یا تشکیلی طور پر پیدا کرنا" "نمو یا تشکیلی طور پر باپ بننا"۔ (نمو یا تشکیلی فرزندیت)۔
- نمو یا تشکیلی طور پر پیدا ہونا۔ "نئی پیدائش" کے اثر کے بارے کہا گیا۔ پولس نے قرنتھیوں کو لکھا "میں مسیح یسوع میں تمہارا باپ بنا" (لفظی معنی ہیں: میں نے انجیل کے وسیلہ سے تمہیں پیدا کیا) (۱-کرنتھیوں ۴:۱۵)۔ اس سے ظاہر ہے کہ پولس ان میں انجیل کی منادی کے وسیلہ سے ان کا باپ بنا تھا۔

- روحانی طور پر پیدا کرنا۔ خدا کے روح کے نزول کی بابت کہا گیا۔ جب لوگ یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو وہ "خدا سے پیدا ہوتے ہیں" (یونانی ek theu egnnethesan) (۱-یوحنا ۱:۱۳؛ ۱-یوحنا ۲:۲۹؛ ۴:۷؛ ۵:۱،۴،۱۸) یا "اوپر سے پیدا ہوئے ہیں" (یونانی gennethe anothen) (یوحنا ۳:۳،۷) یا "روح سے پیدا ہوئے ہیں" (یونانی gennethe eks pneumatos) (یوحنا ۳:۵)۔ روح القدس خدا ان کے روحانی طور پر نئے سرے سے پیدا ہونے کا وسیلہ اور سبب ہے

"اس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع جی مسیح ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے" (اس کو خدا کی طرف سے بطور نیا مخلوق روحانی زندگی ملی ہے) یونانی ektou theu gennetai, یہ فعل حال کا جملہ ہے (اس کا ترجمہ ہے "خدا سے پیدا ہوا ہے") (۱-یوحنا ۵:۱ الف)۔ "جو کوئی والد سے محبت رکھتا ہے (بطور ایک نیا مخلوق روحانی زندگی کا) (یونانی ton gennesanata) (ترجمہ ہے "باپ سے") "وہ اس کی اولاد سے بھی محبت رکھتا ہے" (۱-یوحنا ۵:۱ ب)۔ یہ یسوع مسیح کی طرف اشارہ کر سکتا تھا لیکن قرین قیاس زیادہ یہ ہے کہ یہ ایمانوں کی طرف اشارہ کرتا ہے (۱-یوحنا ۴:۹-۱۰)۔

اس کے نور کے مافوق الفطرتی یا علم موجودات کی رُو سے معنی ہیں ابدی باپ بنانا (پیچھے نے جانا یا اقرار کیا جانا) (مافوق الفطرتی یا موجوداتی فرزندیت)۔

یسوع مسیح کے جی اٹھنے، آسمان پر جانے اور تخت نشین ہونے پر روح القدس کے نزول کے وسیلہ سے خدا کے بیٹے نے زمین پر اپنی فرمانروا قدرت کو لاگو کرنا شروع کیا اور اس کو بطور خدا کا بیٹا پہچانا اور اس کا اقرار کیا جانے لگا جو آسمان اور زمین پر پوری قدرت رکھتا ہے (متی ۲۸:۱۸؛ رومیوں ۱:۴ کا حصہ؛ ۱۵:۵-۲۰)۔ اس واقع کی بابت خدا نے فرمایا "تو میرا بیٹا ہے۔ آج تو مجھ سے پیدا ہوا۔ میں تیرا باپ ہوں" (یونانی gegenneka یہ جملہ فعل حال کا ہے) (عبرانیوں ۱:۵ الف؛ زبور ۲:۷ الف)۔ یسوع مسیح ہمیشہ ہمیشہ سے (یوحنا ۱۷:۵) اور اپنی پہلی آمد سے بیشتر سے (یوحنا ۱۷:۳؛ عبرانیوں ۲:۱) خدا کا بیٹا ہے لیکن بطور خدا کا بیٹا اپنے مصلوب ہونے اور انتہائی قربانیوں کا کفارہ ادا کرنے کے بعد استعمال میں لاتا ہے۔

(2) Genno کا مطلب ہے "جننا" "ماں بننا" "سماجی یا روحانی (تمثیلی) طور پر۔

اس کے (سماجی معنی ہیں) "جننا" "سماجی طور پر ماں بننا"۔

"اس کے بیٹا ہوا" (لوقا ۱:۵۷) "جب عورت جنتی گئی" (یوحنا ۱۶:۲۱) "تمہیں اسلئے پیدا ہوا" (یوحنا ۱۸:۳۷) "اپنے اپنے وطن کی جہاں وہ پیدا ہوئے تھے" (اعمال ۴:۳۶)۔ "میں تو پیدا ہی (روحی) ہوں" (اعمال ۲۲:۲۸)۔

اس کے روحانی (تمثیلی) معنی ہیں "روحانی طور پر ماں بننا"۔

- "کوہ سینا پر جنا (جنتا) ہے" (اس سے غلام ہی پیدا ہوتے ہیں)" (سارہ اور شریعت کے غلام (گلتیوں ۴:۲۴-۲۵؛ گلتیوں ۴:۲۱-۲۳)۔

(3) Genno کے معنی ہیں "پیدا کرنا" "ظہور میں لانا"۔

"یہ قوتیں اور صلاحیتیں ہی ہیں جن سے شناخت کیا جاتا ہے کہ ان سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں" (۲-تیمتھیس ۲:۲۳)۔

د یونانی لفظ Monogenes کے معنی ہیں "اکلوتا بیٹا"۔

یوحنا ۱۸ میں یہ اصطلاح انسانی زندگی کے کسی خصوصی رشتہ کی طرف اشارہ نہیں کرتی۔ یہ کسی شخص کی ماضی میں ابتدا کی طرف بھی اشارہ نہیں کرتی۔ یہ اصطلاح مسیح کی تخلیقی فرزندیت کو بیان کرتی ہے۔

(1) اکلوتا بیٹا مسیح کی انسانی ذات کی ابتدا کی طرف اشارہ نہیں کرسکتا۔

لفظ "اکلوتا بیٹا" یسوع مسیح کے خدا کا جسمانی طور پر بیٹا ہونے کی طرف اشارہ نہیں کرسکتا کیونکہ وہ تو انسانی ذات اختیار کرنے سے پیشتر سے اکلوتا بیٹا تھا (یوحنا ۳:۱۶)۔ چنانچہ لفظ اکلوتا بیٹا اس خلق شدہ دنیا سے تعلق نہیں رکھتا۔ اکلوتا بیٹا تخلیق سے بالاتر ہے۔

(2) اکلوتا بیٹا مسیح کے بطور مسیح اختیارات کی ابتدا کی طرف اشارہ نہیں کرسکتا

لفظ "اکلوتا بیٹا" ان الفاظ سے نہیں نکلا "صرف ایک"۔ (یونانی Monos)۔ اور "generation" (یونانی genos) جو یونانی لفظ Ginomai "بننا" سے نکلا ہے)۔ اس طرح یسوع انسانی نسل میں پیدا ہونے والوں میں نرالا ہے۔ یسوع "خدا" ہے (یوحنا ۱:۱) اور وہ "اکلوتا بیٹا" ہے (یوحنا ۱:۱۸ بہترین یونانی کتابوں میں)۔ اور چونکہ خدا ابدی ہے لفظ "اکلوتا بیٹا" کسی ابتدا کی طرف اشارہ نہیں کرسکتا۔ انسانی تاریخ میں مسیح کی حیثیت سے یسوع کی ذمہ داری اس کے جسم پر ایک ابتدا اور اس کی دنیاوی آمد پر ایک آخر رکھتی تھی۔ چنانچہ لفظ "اکلوتا بیٹا" یسوع مسیح کے بطور مسیحا اختیار جو وقت میں تعالیٰ حرف اشارہ نہیں کرسکتا۔ اکلوتا بیٹا وقت سے بالاتر ہے۔

(3) اکلوتا بیٹا صرف یسوع مسیح کی تخلیقی فرزندیت کی طرف اشارہ کرسکتا ہے۔

چونکہ لفظ "اکلوتا بیٹا" مخلوق اور وقت سے بالاتر کسی شخص کی طرف اشارہ کرتا ہے جو خدا "اس کی توحید میں اتو کے لئے" یا "اس کے وجہ میں آپ اور واحد" کے معنی رکھتا ہے۔ اس لئے NIV نیو انٹرنیشنل ورژن لفظ "اکلوتا بیٹا" ترجمہ کرتا ہے "صرف خدا کا بیٹا"۔ اس لئے لفظ اکلوتا بیٹا صرف یسوع مسیح کی تخلیقی فرزندیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یسوع مسیح مافوق الفطرتی طور پر اور علم موجودات کی رو سے خدا کا بیٹا ہے۔ الٰہی ذات کا مالک ہے۔ یسوع مسیح خدا ہے (یوحنا ۱:۱؛ رومیوں ۹:۵؛ کلسیوں ۲:۹؛ ططس ۲:۱۳؛ عبرانیوں ۱:۸؛ ۱-یوحنا ۵:۲۰؛ یہوداہ ۱:۲۵؛ مکاشفہ ۱:۸، ۱۷، ۲۲:۱۳)۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ سے خدا ہے۔

د تنقیح

(1) خدا صرف یسوع مسیح کے وسیلہ سے جانا جاتا ہے۔

محض ایک انسان یا کوئی مذہب یہ نہیں جانتا ہوتا کہ خدا باپ کو جاننا ہوتا ہے خدا بیٹے کے اور اس کے جس پر خدا کا بیٹا اسے ظاہر کرنا چاہے (متی ۱۱:۲۷؛ یوحنا ۱۰:۱۵؛ ۱۷:۲۵-۲۶)۔ پس ہر ایک انسان خدا کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ اپنے تعلق کی عورت کے ساتھ کھڑا ہوتا یا رہتا ہے (متی ۱۰:۴۰؛ لوقا ۱۰:۲۲؛ ۱-یوحنا ۲:۲۳؛ ۴:۱۵؛ ۲-یوحنا ۹؛ ۱-پطرس ۲:۶-۸)۔

(2) خدا کی ہستی کی تین امتیازی صورتیں۔

خدا ایک ہے (زبور ۸۳:۱۸)۔ اس کا ایک ہی نام ہے (متی ۲۸:۱۹) اور پھر بھی یہ خدا ئے واحد اپنے آپ کو اہل مقدس میں بطور خدا باپ،

خدا باپ اور خدا روح القدس ظاہر کرتا ہے (متی ۱۹:۲۸؛ کرنتھیوں ۲:۱۳؛ افسیوں ۲:۱۸) وہ اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ اس الٰہی ذات کی واحدت میں ایک اندرونی امتیاز ہے۔ یہ ہمارے سمجھنے یا بیان کرنے کی قابلیت سے بالاتر ہے لیکن یہ مانگ کرتا ہے کہ ہم فرمانبرداری سے اس کے تابع ہوں جو خدا نے بائبل مقدس میں اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔ خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس ہمیشہ ہمیشہ سے ایک دوسرے کے ساتھ غیب تعلق میں موجود ہیں

لفظ "تثلیث" بائبل مقدس کا لفظ نہیں ہے مگر علم الٰہی کا لفظ ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ مسیحی ایک خدا، ایک الٰہی ذات پر ایمان رکھتے ہیں جس نے اپنے آپ کو تین صورتوں (طریقوں، انداز) میں ظاہر کیا۔ لاطینی زبان میں لفظ "شخص" کے معنی "ایک انفرادی ہستی" ہو گئے ہیں اور یہ نہیں جو ابتدائی لاطینی زبان کے معنی تھے۔

ابتدائی یونانی زبان میں لفظ "Upostasis" کے معنی ہیں اصلی نظر، بنیاد، حقیقی ذات اور ایک صورت کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ یہ ایک انفرادی شخص کا تصور ہرگز ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن صرف ایک اندرونی امتیاز کے تصور کو ظاہر کرتا ہے جو الٰہی وحدت میں موجود ہے۔ یہ اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ خدا نے واحد نے اپنے آپ کو تخلیق اور انسانی تاریخ میں بطور (خدا) آسمانی باپ (خدا بیٹا) آسمان پر (یوحنا ۱۷:۵) اور زمین پر اور (خدا) روح القدس جو زمین پر اپنے لوگوں میں حکومت کرتا ہے

بائبل مقدس یہ نہیں کہتی کہ خدا اور مسیح دو الگ الگ خدا ہیں۔ اس کے برعکس کہتی ہے۔ خدا نے واحد جس نے اپنے آپ کو بطور آسمانی خدا اور وحی خدا جو زمین پر "خدا ہمارے ساتھ" ہے اور خدا نے کا لوث ہو چکا ہے موجود ہے۔

(3) خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس ایک ہی خدا ہے۔

مسیحی "باپ، بیٹا اور روح القدس" کے نام پر بپتسمہ لیتے ہیں (متی ۱۹:۲۸) لفظ "نام" صیغہ واحد ہے جمع نہیں۔ خدا کا ایک نام ظاہر کرتا ہے کہ وہ خدا نے واحد ہے، واحد الٰہی ذات ہے (استثنا ۴:۶)۔ الفاظ "باپ، بیٹا اور روح القدس" ظاہر کرتے ہیں کہ الٰہی ذات کی وحدت ایک اندرونی امتیاز ہے۔ ایک خدا یا ایک الٰہی ذات اپنے آپ کو بطور باپ، بیٹا اور روح القدس ظاہر کرتا ہے۔ باپ، بیٹا اور روح القدس کی ایک ہی الٰہی ذات ہے۔

(4) خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس کے نام مختلف ہیں۔

بطور "خدا باپ" بائبل مقدس کا خدا ابدی ہے۔ ہر چیز اور ہر انسان کا خالق اور ابتدا ہے اور اسی کی طرف سے اور اسی کے وسیلہ اور اسی کے لئے سب چیزیں ہیں (رومیوں ۱۱:۳۶)۔ وحی تخلیق، ظہور اور تخلیق کا وسیلہ ہے۔ بطور باپ یہ خدا اپنے آسمانی اور زمینی خاندان کا سربراہ ہے (افسیوں ۳:۱۴-۱۵)۔ اس کا ایک روحانی فرزند اس کے ساتھ قریبی روحانی رشتہ رکھتا ہے (متی ۶:۹-۱۳)۔

بطور خدا بیٹا، بائبل مقدس کے خدا نے اپنی الٰہی ذات کو ایک طرف کئے بغیر انسانی ذات اختیار کی اور کنواری مریم کے وسیلہ سے اپنی مخلوق اور انسانی تاریخ میں داخل ہوا (فلپیوں ۲:۶-۷ کلسیوں ۱:۹۶)۔ وہ "خدا ہمارے ساتھ" ہے (یسعیاہ ۷:۱۴؛ متی ۱:۲۳)۔ وہ "خدا کا کلام" ہے جو تخلیق اور انسانی تاریخ میں ظاہر ہوا (یوحنا ۱:۱-۱۴، ۱۸)۔ چالسیڈن کی چوتھی عالمی کانفرنس: 451 عیسوی) کے مطابق یسوع مسیح کی الٰہی اور انسانی ذات غیر

مرکب، لاتبدیل، ناقابل علیحدگی حد تک متحد ہیں۔ خدا اپنا حاکمیت، علم (متی ۱۱:۲۷) موت (یوحنا ۵ ۲۳) اقدرت (یوحنا ۱۷:۲-۲) اپنے میں زندگی رکھنے (یوحنا ۲۶:۵) کام (یوحنا ۱۰ ۳۰) اور طبیعت (یوحنا ۱۰ ۱۵) میں خدا باپ کے برابر ہے۔ اس الٰہی فرزندیت کی بنا پر یسوع مسیح کو موت کی سزا دی گئی (یوحنا ۱۹:۷، متی ۲۶:۶۳-۶۶)۔

اور بطور خدا روح القدس بائبل کا خدا زمین پر مسیحیوں کے دلوں اور زندگیوں (رومیوں ۹:۸-۱۱؛ ۱-کرنتھیوں ۱۹:۶-۲۰) اور کلیسیا (افسیوں ۱۹:۲-۲۲) میں سکونت کرتا ہے۔

ایک نہایت محدود رجحان ہے "آگ" (سورج)۔ آگ (سورج) ایک نہایا چیز ہے یعنی اپنے وجود کی تمیں امتیازی صورتیں رکھتا ہے۔ آگ زندہ (وجود) ہے۔ ظاہر طور پر یہ روشنی کی صورت میں دکھائی دیتی ہے اور غالباً بطور پر حرارت محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح خدا (کائنات میں بطور الٰہی ذات) موجود ہے۔ وہ ظاہری طور پر اپنا انکشاف یسوع مسیح میں کرتا ہے اور غالباً بطور پر اس کا تجربہ روح القدس میں ہوتا ہے۔

(5) یسوع مسیح اور روح القدس خدا کہلاتے ہیں۔

چونکہ خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس ایک ہی الٰہی ذات رکھتے ہیں یسوع مسیح "خدا ہمارے ساتھ" (متی ۱:۲۳) "خدا بیٹا" (متی ۲۲:۲۳-۲۳) اور "خدا" بھی کہلاتا ہے (یسعیاہ ۶:۹؛ یوحنا ۱:۱؛ رومیوں ۵:۹؛ ۲۰:۲۸؛ ططس ۱۳:۲؛ عبرانیوں ۸:۱-۹) اور اسی طرح روح القدس "خدا کا روح"، "مسیح کا روح" "مسیح تم میں" (رومیوں ۹:۸-۱۰) اور "خدا" بھی کہلاتا ہے (اعمال ۳:۵)۔

خلاصہ۔ لفظ "خدا کا بیٹا" یسوع مسیح کی صرف اس فرزندیت کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں ہے۔ یسوع مسیح مافوق الفطرت طور پر علم موجودات کی وہ ہے، تخلیقی اور ابدی اقتدار ہے خدا کا بیٹا ہے۔ اس دیکھے بھالے خدا نے کنواری مریم میں انسانی جنم لینے اور اس طرح اپنی مخلوق اور ناری زمینی تاریخ میں داخل ہونے سے اپنے آپ کو ظاہر کیا۔

10- یسوع اپنے آپ کو "ابن آدم" کہتا ہے۔

الف: لوگ

پرانے عہدنامہ میں لفظ "ادم" سے مراد صرف "آدمی" ہے (زبور ۴:۸)۔ یہ انسان کی ناری کمزوری اور فنائیت کا اشارہ ہے جس طرح خرقی ایل نبی کے ساتھ ہے (خرقی ایل ۲ ،۱ ،۳ ،۱ ،۳-۸ ،۶ ،۳ ،۱ ،۳-۵ ،۱۷ ،۱۰ ،۳ ،۱ ،۲۵) اس سے ملتا جلتا لفظ "شرارت کے بیٹے" (۲-سموئیل ۳:۳۴) سے مراد ہے "جنگلی لوگ" "پردیسی کا بیٹا" (خروج ۱۰:۲ یا مطلب ہے "مسافر" "گریح کے بیٹے" (مرقس ۱۷:۳) سے مراد ہے "خدمزاج آدمی" اسی طرح "نفس کی بیٹیاں" (واعظ ۴:۱۲) سے مراد ہے موسیقی کے ہنر مند لڑکیاں"۔

ب: مسیح

(1) دانی ایل ۹:۷-۱۴ میں "آدمزاد" کا بیان داشیل کے مسیح کا لقب بن جاتا ہے۔

(یوحنا ۱۲:۳۴) کے علاوہ انجیل میں یہ لقب ہر صورت یسوع پر ہی صادق آتا ہے۔ متی ۲۶:۲۴ کا موازنہ دانی ایل ۱۳:۷ سے کریں۔ ہر صورت سفنس کہتا